الجمالین حاشیہ علی الجلالین لملا علی قاری، منہج واسلوب وتقابلی جائزہ

Al Jamalain Hashia Alal Jalalain by Mulla Ali Qari:

Style, Methodology &Comparative analysis

☆حافظ محمد حسن
پی ایچ ڈی اسکالر، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد / لیکچرار گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ اسلامیہ کالج، فیصل آباد
☆☆ڈاکٹر ہمایوں عباس
پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract:

The Holy Quran is such a limitless sea of knowledge that everyone is eager to be benefited of it. A renowned scholar and Muhaddis Mullah Ali Qari has left a great treasure of Qura'nic studies along with study of Hadith. This is unique. Apart from the perfect booklet of Tafseer, Anwaar ul Quran, he produced marvelous margin notes on common Tafseer "Jalalayn" which is a proof of his great literary excellence. Among other margin notes on "Jalalayn" this work is unique. He has not only given his clear intellect but also criticized and explained the views of learned past scholars. If this recently published margin notes in book form had been edited earlier, it would have been more popular and common than others, Hashia Al-Jamal and Al-Sawi. In this paper, the researcher shall present its manners, characteristics and comparison with popular margin notes.

Keywords: Margin notes , Tafseer "Jalalayn" , Hashia Al-Jamal and Al-Sawi.

لاریب کتاب، قرآن کریم جو ھدیً للعٰلمین کا جامع پیغام لئے ایسا الہامی فلسفہ ہے جس کی خوبیاں بے حد و بے حساب ہیں۔ اس کی ہدایت سے فیضیاب ہونے کے لیے اس کے نزول سے لے کر آج تک علماء اعیان اس کی جستجو میں مصروف عمل رہے ہیں۔ تفہیم قرآن کے سلسلے میں مختلف رجحانات پر مبنی تفاسیر منظر عام پر آئیں۔ پھر بدلتے حالات، عربی سے ناشناسی کی وجہ سے انہی تفاسیر کی دقیق و گہرے مطالب کی تفہیم کے لیے ان تفاسیر پر حواشی و شروحات کا سلسلہ جاری ہوا جو اب بھی چلتا جا رہا ہے۔

جلال الدین محلی (864ھ م) و جلال الدین سیوطی (911ھ م) کی تفسیر ملقب بہ تفسیر جلالین کو شہرت دوام حاصل ہوئی۔ زمانہ تالیف سے لے کر دور حاضر تک علماء و مدارس میں متداول رہی ہے۔ اشکالاتِ تفسیر کے حل، آسان انداز میں قراءت متواترہ و شاذہ کا وجود، بیان شان نزول، لغوی (نحوی و صرفی) توضیحات، استدلال بالقرآن والسنہ واقوال التابعین والصحابہ کے بیان کرنے کے

باوجود نہایت اختصار اس کا طرہ امتیاز اور وجہ قبولیت ہے۔اس کے تفسیری الفاظ قریب قریب قرآنی الفاظ کے ہم عددی ہیں بلکہ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ یہ دراصل قرآن کے عربی ترجمہ کی ایک شکل ہے۔([1]) جلال الدین محلی کے پیش نظر تفسیر صغیر (**التلخیص فی القرآن العزیز** از موفق الدین احمد بن یوسف الکواشی 680ھ م)([2]) رہی جب کہ سیوطی نے مذکورہ تفسیر کے ساتھ ساتھ تفسیر الوجیز، بیضاوی اور ابن کثیر پر بھی اعتماد کیا ہے۔([3])

کتاب جس قدر مقبول و متداول ہوتی ہے اس قدر اس کے شروح و حواشی لکھے جاتے ہیں۔ تفسیر جلالین کی بھی بہت سی شروحات وحواشی تفسیری ادب میں ملتے ہیں جن میں سے مشہور یہ ہیں۔

1۔ قبس النیرین علی تفسیر الجلالین از محمد بن عبد الرحمٰن علقمی 969ھ م

2۔ مجمع البحرین ومطلع البدرین علی الجلالین از محمد بن محمد کرخی 1006ھ م

3۔ حاشیہ الجمالین علی الجلالین از ملا علی قاری 1014ھ م (زیر تبصرہ)

4۔ شرح علی الجلالین از شیخ اسماعیل بن عبد الباقی 1121ھ م

5۔ الکوکبین النیرین فی حل الفاظ جلالین از شیخ عطیہ برہانی 1190ھ م

6۔ الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخنفیہ از سلیمان بن عمر الجمل م1204ھ

7۔ حاشیہ الصاوی علی الجلالین از احمد بن محمد الخلوتی الصاوی 1241ھ م

8۔ مسرۃ العینین علی تفسیر الجلالین از محمد بن خلیل طرابلسی م1305ھ

11۔ ضوء النیرین لفہم تفسیر الجلالین از مصطفیٰ الدومی

12۔ قرۃ العینین علی تفسیر الجلالین از محمد بن احمد بیروتی

برصغیر میں شروح وحواشی:۔

1۔ حاشیہ الکمالین علی الجلالین از سلام اللہ دہلوی م1229ھ م نولکشور مطبع سے شائع ہوئی۔

2۔ حاشیہ علی تفسیر الجلالین از فیض الحسن سہارنپوری م1302ھ م، مطبع انسٹی ٹیوٹ علی گڑھ سے شائع ہوئی۔

3۔ ترویح الارواح شرح تفسیر الجلالین از روح اللہ حنفی 1314ھ م لاہور سے شائع ہوئی۔

4۔ زلالین حاشیہ علی الجلالین از ریاست علی حنفی وتحشیۃ الہلالین از تراب لکھنوی (مخصوص حصہ کا حاشیہ) نولکشور مطبع سے شائع ہوئی۔([4])

شروح و حواشی کی مذکورہ بالا یہ فہرست تفسیر جلالین کی اہمیت و تداول کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نیز یہ فہرست صرف معروف شروح و حواشی پر مشتمل ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جن کا ذکر حوالہ جات یا نام کی حد تک تو موجود و مستعمل ہے لیکن مخطوط ہونے کی وجہ سے منظر عام پر نہیں آسکے۔ حاشیہ الجمالین لملا علی قاری بھی کچھ عرصہ قبل ہی مخطوط سے کتابی شکل میں منظر عام پر آیا ہے جس کو اہل ذوق نے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے۔ کتابوں میں نام اور حوالہ جات کی حد تک تو (زیر تبصرہ) الجمالین حاشیہ علی الجلالین لملا علی قاری بھی قدر و منزلت حاصل کیے رہا، لیکن مخطوط ہونے کی وجہ سے متداول نہ ہو سکا۔ موضوع میں غوطہ زن ہونے سے پہلے کچھ اس تالیف کے مصنف کے بارے میں:

ترجمۃ الملا علی قاری:۔

آپ کا نام علی اور آپ کے والد کا نام سلطان محمد ہے۔([5]) آپ ملا علی قاری کے نام سے مشہور تھے۔ "ملا" خراسان، ایشیاء اور ہند میں علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر کو کہا جاتا تھا۔([6]) مولوی، مولانا، ملا ایک ہی معنی میں آتے ہیں۔ عہد تیموریہ اور صفوریہ کی کتابوں میں ملا کے القابات عام ملتے ہیں۔ ہرات میں اس لفظ کا اجراء ملا جامی سے معلوم ہوتا ہے۔([7])

آپ کی کنیت ابوالحسن اور لقب نور الدین ہے۔ ہرات میں پیدا ہوئے مکہ معظمہ میں 1014ھ میں وفات پائی۔([8]) بعض نے "قاری" "قار"([9]) قصبہ سے منسوب ہونے کی وجہ سے لکھا ہے۔ جبکہ صحیح یہ ہے کہ "القاری" آپ کو علم قراءت میں ملکہ تامہ رکھنے کی بناء پر کہا جاتا ہے۔ آپ کے شیوخ میں قراء کی تعداد سب سے زیادہ ہے اور آپ کی تالیفات میں بھی علم قراءت کا رنگ غالب ہے علاوہ ازیں آپ کی تصنیف شرح شاطبیہ لملا علی قاری اور شرح علی المقدمۃ الجزریہ مدعی کو مذکورہ دعویٰ میں مزید تحقیق پر ابھارتی ہیں۔

آپ نہایت متقی و پرہیزگار انسان تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے، ہر سال ایک قرآن کریم خوش خط لکھتے تھے۔([10]) نیز شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ علی متقی کے حالات کے بارے میں لکھتے ہوئے ملا علی قاری کے متعلق یوں رقمطراز ہیں۔

علی متقی نے اہل عجم سے ملا علی قاری خوشنویس سے تفسیر جلالین 3 جدید (روپے) کے عوض خریدی تھی جو کہ انہوں نے نہایت خوش خطی میں تحریر کی تھی([11])۔ مذکورہ عبارت سے معلوم پڑھتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن کے علاوہ قرانی تفاسیر بھی لکھتے تھے اور آپ کو قرانیات سے کافی لگاؤ تھا۔ زیر تبصرہ یہ حاشیہ "الجمالین" بھی اسی کا پیش خیمہ معلوم ہوتا ہے۔

ملا علی قاری کو عام طور پر لوگ محدث ہی گردانتے ہیں۔ علوم الحدیث سے متعلقہ علوم و فنون پر تبحر علمی کا اعتراف تو کھلے لفظوں میں علمی حلقوں کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ جبکہ آپ علوم قرآنیہ کے بھی کمال حد تک ماہر تھے۔ کتب علوم قرانیہ مخطوط ہونے کی وجہ سے اور منظر عام پر نہ آنے کی وجہ سے ماہرین کے ہاں متداول نہ ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ قرآنی فکر و جہت معروف نہ ہو سکی۔ بہر حال علوم قرآنیہ پر آپ کی مستقل تصانیف یہ ہیں۔

1۔انوار القرآن واسرار الفرقان 5 جلدیں　　2۔الجمالین حاشیہ علی الجلالین 2 جلدیں

3۔شرح الشاطبیہ لملا علی قاری 1 جلد　　4۔شرح المقدمۃ الجزریہ 1 جلد

اس کے علاوہ 4رسائل علوم قرآنیہ پر لکھے گئے۔

بر سر مطلب! ہمارا موضوع الجمالین علی الجلالین ہے۔کچھ عرصہ پہلے مخطوط سے کتابی شکل پانے والے اس حاشیہ کا اگلی سطور میں تعارف، منہج واسلوب اور تقابلی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔

الجمالین کا تعارف:۔

حاشیہ جمالین اگرچہ کتابی شکل میں منظر عام پر نہیں آیا تھا لیکن اس کا وجود فہارس وکتابوں میں متداول رہا ہے۔حاجی خلیفہ رقم طراز ہیں، الجمالین لملا علی قاری، مفید حاشیہ ہے۔[12] نیز جمل اور حاشیہ صاوی میں "اءنذرتھم" کے تحت[13] ملا علی قاری کے نام کے ساتھ جب کہ اس کے علاوہ آپ کی افکار وآراء کی صورت میں اس حاشیہ کا ذکر موجود ہے۔ یہ حاشیہ 2 جلدوں پر مشتمل ہے۔پہلی جلد تفسیر جلالین کی طرز پر سورۃ الفاتحہ سے شروع ہوتی ہے جو کہ طٰہٰ پر ختم ہوتی ہے۔ابتداء کتاب میں مخطوط کے نمونے آویزاں ہیں۔ یہ مکمل 558 صفحات پر مشتمل ہے۔اسی طرح دوسری جلد سورۃ الانبیاء سے سورۃ الفاتحہ پر تکمیل پر پہنچتی ہے۔یہ 528 صفحات پر مشتمل ہے۔یاد رہے کہ ضخامت قرآنی آیات اور متنِ جلالین کے علاوہ ہے بایں معنیٰ کہ کتاب میں قرآن کریم کی آیات اور جلالین کا متن تحریر نہیں کیا گیا۔ محض لفظ "قولہ" ذکر کرکے توضیحات وتعلیقات ذکر کی گئی ہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے خود اس حاشیہ کا نام بصیغہ تثنیہ "جمالین" ایک تو لفظِ جلالین کی مناسبت سے رکھا، دوسرا اس حاشیہ کا الفاظ ومعنیٰ دونوں میں باکمال وخوبصورت ہونے کی بناء پر یہ نام تجویز کیا۔مقدمہ میں لکھتے ہیں

وسمیتہا الجمالین للجلالین نظراً بین المبنیٰ و المعنیٰ[14]

مصادر ومراجع:۔

بلاشبہ حاشیہ الجمالین بیش قیمت علمی سرمایہ ہے۔ملا علی قاری نے دوران توضیح جن کتب سے استفادہ کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

تفاسیر

1۔انوار التنزیل واسرار التاویل از عبد اللہ بن عمر البیضاوی 685ھ م 2۔البحر المحیط از ابی حیان محمد بن یوسف اندلسی 745ھ م

3۔تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر 714ھ م　　4۔جامع البیان للطبری 310ھ م

5۔حاشیۃ التفتازانی علی الکشاف از سعد الدین مسعود 792ھ م　　6 التیسیر فی علم التفسیر از محی الدین کافیجی 879ھ م

7۔المحرر الوجیز از عبدالحق ابن عطیہ اندلسی 542ھ م
8۔مدارک التنزیل از عبداللہ بن محمود النسفی710ھ م
9۔معالم التنزیل از حسین بن مسعود البغوی510ھ م
10۔مفاتیح الغیب از محمد بن عمر الرازی606ھ م
11۔الکشاف محمود بن عمر الزمخشری538ھ م
12۔عرائس البیان از روزبھان البقلی606ھ م
13۔جامع البیان لامام محمد بن عبدالرحمٰن الایجی الصفوی905ھ م
14۔حقائق التفسیر از محمد بن حسین السلمی412ھ م
15۔شرح عقائد اللنفسیہ سعد الدین مسعود التفتازانی792ھ م

احادیث:۔

1۔ صحیح بخاری از محمد بن اسماعیل256ھ م
2۔ صحیح مسلم از مسلم بن حجاج261ھ م
3۔سنن ابن ماجہ از محمد بن یزید273ھ م
4۔سنن ابوداؤد از سلیمان بن اشعث275ھ م
5۔جامع ترمذی از محمد بن عیسی279ھ م
6۔سنن النسائی از احمد بن شعیب303ھ م
7۔ صحیح ابن حبان از محمد التمیمی354ھ م
8۔المستدرک للحاکم از محمد بن عبداللہ405ھ م
9۔مسند احمد از امام احمد بن حنبل241ھ م
10،11 ۔سنن و شعب الایمان احمد بن حسین البیھقی 458ھ
12۔سنن الدار قطنی از علی بن عمر385ھ م

کتب قرات:۔

1۔الحرز الامانی ووجہ التھانی فی القرات السبع از،ابوالقاسم بن فیرہ الشاطبی(590ھ م)
2۔التیسیر فی القرات السبع از ابو عمر عثمان الدانی444ھ م
3۔النشر فی القرات العشر از امام ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی الجزری،الشافعی833ھ م
4۔الاعلان فی القرات السبع از ابوالقاسم عبدالرحمن بن اسماعیل الصفراوی632ھ م
5۔الھدایہ فی القرات السبع وشرحہ از احمد بن عمار المھدوی440ھ م
6۔الھادی فی القرات از محمد بن سفیان القیروانی415ھ م
7۔الوقف والابتداء از محمد بن طیفور السجاوندی 560ھ م
8۔ابراز المعانی از ابوشامہ مقدسی665ھ م
9۔کنز المعانی از ابو محمد ابراہیم الجعبری732ھ م

کتب لغت:۔

1۔العین از خلیل بن احمد الفراھیدی170ھ م
2۔کتاب معانی القرآن از یحیٰ بن زیاد فراء207ھ م
3۔الکتاب از عمرو بن عثمان سیبویہ180ھ م
4۔المفرادات از حسین بن محمد راغب اصفہانی502ھ م
5۔الصحاح از اسماعیل بن حماد الجوھری393ھ م
6۔القاموس المحیط از محمد بن یعقوب فیروز آبادی817ھ م
7۔کافیہ از ابن حاجب646ھ م
8۔شرح کافیہ ابن حاجب از احمد بن حسین جاربردی 746
9۔شرح کتاب سیبویہ از علی بن محمد ابن خروف609ھ م
10۔معانی القران از محمد بن المستنیر القطرب206ھ م
11۔النکت وشرح کتاب سیبویہ از علی بن عیسی الرمانی357ھ م
12۔القیاس از ھشام بن معاویہ کوفی209ھ م
13۔اعراب القران از ابو جعفر احمد بن محمد النحاس338ھ م

متفرق:۔

1۔الشفاء بتعریف حقوق المصطفی از قاضی عیاض544ھ م

2۔احیاء علوم الدین از امام محمد بن محمد غزالی505ھ م

3۔منہاج العابدین از امام محمد بن محمد غزالی505ھ م

مذکورہ بالا مصادر سے معلوم ہوتا ہے کہ ملا علی قاری نے تمام بنیادی مصادر سے استفادہ کیا ہے۔ متقدمین کو اپنی توضیحات میں مرکزی اہمیت دی ہے۔ مذکورہ مصادر سے ہی بادی الرائ اس حاشیہ کی قدر و منزلت واضح ہے۔

منہج واسلوب:۔

☆الجمالین میں ملا علی قاری نے ابتداء سے انتہاء تک تحقیقی منہج اختیار کیا ہے۔

☆بیشتر مقامات پر استشہادی و تجزیاتی اسلوب اختیار کیا ہے۔

☆ہر ہر لفظ پر تعلیق کرنے کی بجائے صرف اسی عبارت کو موضوع بناتے ہیں جو بحث طلب اور پیچیدہ ہو۔

☆عبارت نہایت آسان، جامع، محیط و مبنی بر موضوع اور قلیل ذکر کرتے ہوئے ایجاز عبارت پر عمل پیرا نظر آتے ہیں۔

☆ محض دقیق و مخفی ابحاث و الفاظ پر کلام کرتے ہیں بایں طور کہ "قولہ" اشارہ کرنے کے بعد جلالین سے ابتدائی عبارت ذکر کر کے اس کی توضیح کرتے ہیں۔ جیسے **قولہ هيئت** ای للکافرین اصالۃ و للفاجرین تبعاً

☆ ملا علی قاری اپنے قاری ہونے کا بھرپور اظہار کرتے ہوئے جابجا اختلاف قراءت بیان کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اس کو متعلقہ راویٔ قراءت سے منسوب بھی کرتے ہیں جیسے {أَأَنْذَرْتَهُمْ } کے تحت کہتے ہیں۔

ان التسہیل مع الادخال الف لقالون وابی عمرو و **ہشام** ،والتسہیل مع ترک الادخال الف لابن کثیر و ورش([15])دوسری جگہ وہو قراۃ نافع وابن عامر([16])

☆ کبھی جلالین کی عبارت کو اعراب سے مزین کرتے نظر آتے ہیں جیسے قولہ ملکاً بضم المیم([17])

قولہ یبصرون بکسر الصاد مخففاً و فتحہا مشدداً([18])

☆ جلالین کی عبارت کو اس طرح حل کرتے ہیں کہ اپنی عبارت اس کے ساتھ ہی ملا دیتے ہیں تاکہ معنیٰ کھل کر واضح ہو جائے نیز ضمائر کے مراجع بیان کرتے ہیں۔قولہ اختارہ ای السحر او ما تتلو الشیاطین([19])

☆ تفسیر جلالین کی مطلق عبارت کو کبھی مقید کرتے نظر آتے ہیں۔

قولہ **المختلفۃ** ای بعض المختلفات ([20])

قولہ اولادی ای بعض اولادی([21])

استشہاد بالقرآن:۔

توضیح مطالب میں ملا علی قاری ماثورہ اسلوب کو اپناتے ہوئے سب سے پہلے قرآن کو ہی ترجیح دیتے نظر آتے ہیں۔

{الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ} ([22]) ای اثنتان کے تحت فرماتے ہیں۔

فیہ ایماء الیٰ ان مرتین لا یرادبہا المرۃ بعد الاخریٰ ولا التکریر بمعنیٰ التکثیر کما فی قولہ تعالیٰ{ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ } ([23])

☆{وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ }([24])کے تحت لکھتے ہیں۔

والالمراد ان الام للاختصاص بل کونہا للنفع غیر مستقیم لاختصاص المقام التقابل([25])کقولہ تعالی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ}([26])

استشہاد بالحدیث:۔

ملا علی قاری کا محدثانہ رنگ ہر تصنیف پر واضح نظر آتا ہے۔حاشیہ الجمالین میں بھی نہ صرف حدیث سے استشہاد کرتے نظر آتے ہیں بلکہ اس کی صحت ومصدر پر بھی نقد کرتے ہیں۔

☆{لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى } وهو مسجد قباء كما فى البخارى کے تحت کرتے ہیں۔

لا اعرف فی صحیحہ حدیثاَ دالا علیہ نعم روی البخاری فی **تاریخہ------**اتیٰ رسول اللہ المسجد الذی اسس علی التقویٰ مسجد قباء ([27])

☆فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا ([28])کے تحت کہتے ہیں۔

لانقول کما قالت بنو اسرائیل اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون ،بل نقول اذھب انت وربک انا معکم مقاتلون

آگے لکھتے ہیں۔رواہ البخاری فی المغازی والامام احمد وغیرھما واختار صاحب المدارک ([29])

جمع الاقوال:۔

تلمیذِ تلمیذِ سیوطی ملا علی قاری استشہاد دلانے میں طرز سیوطی پر تمام میسر اقوال کو جمع کرتے ہیں۔

★ھٰذا قول سعیدبن جبیر و شریح و مجاہد وابی حنیفہ والشافعی([30])

★قال عصام الدین ، وھو قولہ البغوی ([31])

★ فی تفسیر الصفوی([32])

★وقال البیضاوی و فی البیضاوی ([33])

★کذا فی المدارک ([34])

★کذا فی الدر ، ورد فی الدر المنثور،([35])

★قال تفتازانی([36])

مزید براں بیک وقت ایک ہی عبارت میں بیسیوں اقوال بھی جمع کیے ہیں([37])

استشہاد بالاشعار:۔

جہاں ملا علی قاری اعراب وبناء اور تراکیب پر بحث کرتے دکھائی دیتے ہیں وہیں معنیٰ کی تفہیم میں اشعار لانے کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

☆{وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ }([38])کے تحت قانع کی توضیح میں کہتے ہیں

"قنِع "اگر بالکسرہ ہو تو معنیٰ ہو گا ایسے شخص کو کھلا وجو قناعت کی وجہ سے نہیں مانگتا۔ اگر "قنَع "فتحہ کے ساتھ ہو تو معنیٰ ہو گا ایسے کو کھلا وجو اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہوئے مانگتا ہے اور جھک کر مانگتا پھرتا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے

؎العبد حر اِن قنِع والحر عبد ان قنَع

فاقنع ولا تقنع فما شیئ اضر من الطمع

غلام، آزاد (کی طرح) ہے اگر قناعت کرے اور آزاد، غلام (غلام کی طرح) بن جاتا ہے اگر ذلت سے مانگتا پھرے۔ پس تو قناعت اختیار کر، ذلت نہ کر کیونکہ حرص ولالچ سے نقصان دہ چیز کوئی نہیں۔ (39)

☆لفظ اللہ کی وضاحت میں لکھتے ہیں۔

؎وفی کل شیئ لہ شاہد

یدل علیٰ انہ واحد(40)

ہر چیز میں اس الٰہ کا شاہد ہے جو دلالت کرتا ہے کہ وہ ایک ہے۔

☆معجزات موسیٰ کے بیان میں کہتے ہیں۔

؎عصاً سنۃ بحر جراد و قمل

دم وید بعد الضفادع طوفان(41)

ورودِ اقوال صوفیہ:۔

اگرچہ صوفیانہ رنگ پر محیط ملا علی قاری کی ایک مستقل تصنیف بنام **انوار القرآن واسرار الفرقان** ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ کا متصوفانہ رنگ اس تفسیری حاشیہ میں بھی موجود ہے۔ ظلم کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

قال العلماء : الظلم وضع الشئی فی غیر موضعہ -فقال الشیخ : من وضع فی قلبہ غیر ذکر اللہ وحبہ ، فقہ ظلم نفسہ کما قال العارف

؎ولو خطرت لی فی سواک ارادۃ

علیٰ خاطری سہواً حکمت بردتی(42)

لفظ اللہ کی وضاحت میں رقم طراز ہیں۔

قال القطب الربانی السید عبدالقادر الجیلانی- اللہ ھو الاسم الاعظم، لکن بشرط ان تقول اللہ ولا یکون فی قلبک سواہ- قال الامام مالک رضی اللہ عنہ۔ من تفقہ و لم یتصوف، فقد تفسق ، ومن تصوف و لم یتفقہ فقد تزندق، ومن جمع بینھما فقد تحقق(43)

نقد وتعقیبات:۔

حاشیہ جمالین لملا علی قاری کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں محض اراء کی جمع آوری نہیں بلکہ نقد و تبصرہ اور تعقیبات کا بھی وجود بکثرت موجود ہے۔

☆عبارت کی طوالت اور موضوع سے دور نکلنے کے سلسلے میں { أَأَنْذَرْتَهُمْ } کے تحت شیخینِ جلالین کی عبارت وادخال الف بین المسهلة ولاخرىٰ اى المحققة الاولىٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں لو قال، وادخال الف بينها وتركه، لكان اخصر و اتم یعنی اگر بین المسهلة والاخرى--- کی بجائے " بينها " کہہ دیتے تو زیادہ مختصر اور جامع ہوتا۔(44)مزید کہتے ہیں۔ هذا والشيخان الجليلان التزما ----خلاف يقتضى هذا التفسير المختصر (45) جلال الدین محلی وسیوطی نے بہت سے مقامات پر "أَأَنْذَرْتَهُمْ" میں مذکورہ بحث کی طرز پر تحقیق وتسہیلِ ہمزات کی بحث کو ذکر کر دیا ہے جو ایک تو موضوع پر مکمل محیط نہیں ہوتی دوسرا وہ اس مختصر تفسیر کے تقاضوں کے بھی خلاف ہے(اس سے بے جا طوالت آتی ہے)۔

* ملا علی قاری رائے ذکر کرنے کے بعد "انتھیٰ" کا اشارہ کر کے " قلتُ" سے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

☆{مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ}(46)کے تحت امام بغوی کی رائے کو ذکر کر کے کہتے ہیں۔

لكن لم يظهر لى وجه خسوصاً على وفق سبب نزول اية(47)یعنی جو معانی بغوی نے اخذ کیے ہیں، ان معانی کو سبب نزول کے اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو میرے نزدیک کوئی وجہ ظاہر نہیں ہوتی جس سے ایسے معانی نکالیں جا سکیں۔

☆{وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ اى مبسوطات}(48)کے تحت لکھتے ہیں۔

انتهى وكلام المصنف---------متروكات۔ یہاں کلام ختم ہوا۔ مصنف کے مطابق معروشات سے "عرش" کا معنیٰ پھیلا ہوا ہے۔ جبکہ حقیقت ایسے

نہیں ہے۔ قاموس بھی اس معنیٰ کے مخالف ہے۔ صحیح وہ ہے جس کو قاضی بیضاوی نے ذکر کیا کہ کچھ (پھل و میوے) اٹھے ہوئے ہوں گے۔""معروشات "مرفوعات" کے معنیٰ میں ہیں یعنی بلند وبالا باغات اور کچھ "غیر معروشات" یعنی جو زمین سے ملے ہوئے ہیں۔(49)

☆{ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي----}(50)کے تحت "کلمات" کی مراد و معنیٰ میں ملا علی قاری رقمطراز ہیں۔

"رايت الغزالى ذكر فى منهاج العبدين ان المغربيين يقولون -----انتهى---والله اعلم"

میں نے غزالی کو منہاج العابدین کتاب میں "اگر سمندر بطور سیاہی میرے رب کے کلمات لکھنے کے لیے ہو، کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر خشک ہو جائے۔ کے متعلق یہ رائے جو کہ مفسرین سے منقول ہے نقل کرتے دیکھا ہے کہ ان کلمات سے مراد وہ ہیں جو اللہ خاص لطف و کرم کے ساتھ اہل جنت کو فرمائے گا۔ یہاں اس کا کلام ختم ہوا۔ میں کہتا ہوں ایسی رائے قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہاں کوئی ایسا مقید ہو جس سے اس کو اس مذکورہ بالا معنیٰ کے لئے خاص کیا جائے اور اس سے مراد خاص مقام (جنت) لیا جائے اور دونوں آیات کے مابین سیاق وسباق سے ہی ایسا مقید اور خاص معنیٰ نکالا بھی جاسکے۔ (اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر آیت کو جنت کے ساتھ مقید کرنا غیر مناسب ہو گا)۔ پھر میرے دل میں آیا کہ یہاں اصل عبارت {قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ معانی كَلِمَاتُ رَبِّي } ہے۔ یعنی میرے رب کے کلمات کے معانی لکھنے سے پہلے سمندر خشک ہو جائے گا اس پر اس کی اگلی آیت {قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ} بھی دلالت کر رہی ہے۔ ([51])

*بلاشبہ ملا علی قاری جابجا ہر کسی سے متعلقہ آراء و توضیحات پر تنقید کرتے نظر آتے ہیں لیکن سب سے زیادہ نقد و تعقیب قاضی بیضاوی علیہ الرحمہ کے حوالے سے ملتا ہے۔ یاد رہے اہل فن کے ہاں پہلے سے مشہور ہے کہ بیضاوی کی تفسیر ,کشاف سے منقول ہے اس کی صراحت بھی ملا علی قاری کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

☆{سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ} کے تحت اءنذرتھم کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل و تحقیق کے حوالے سے قاضی بیضاوی کی عبارت "وقلب الثانية الف وهو لحن ([52])پر تعقیب کرتے ہیں کہ

بیضاوی نے " أَأَنْذَرْتَهُمْ " میں دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل دینے کو لحن (غلطی) قرار دیا ہے۔ جو کہ صریح غلطی ہے۔ انہوں نے یہ قول کشاف کی تقلید کرتے ہوئے ذکر کر دیا ہے۔ دوسرے ہمزہ کو الف سے تبدیل کرنا کیسے لحن ہو سکتا ہے جبکہ یہ قراءت تو خود رسول اللہ سے ثابت ہے جس کا انکار کفر ہے۔ یہ لحن کیونکر ہو گا؟ مزید یہ کہ لحن جو معنیٰ کو تبدیل کرے وہ غیر صحیح ہے جبکہ مطلقاً لحن جو سہواً ہو وہ کفر نہیں ہے۔ مستزاد یہ کہ بیضاوی کا تعلیل کرتے ہوئے یہ کہنا کہ " أَأَنْذَرْتَهُمْ "میں دوسرے ہمزہ کو الف اس لیے نہیں بدلا جاسکتا کیونکہ وہ متحرک ہے جو کہ تبدیل نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی غیر مناسب ہے۔ کیونکہ فصحاء کے کلام سے ایسا کرنا ثابت ہے بلکہ خود حضرت حسان کے قول میں ہے۔

"سَالَت هذيل رسولَ الله فاحشةً"

اس میں سَالت کو "سالت" پڑھا گیا ہے۔ ([53])

☆وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ([54]) عطفا على الضمير فی "بہ" کے تحت جلالین کی تائید اور بیضاوی پر بڑے سخت الفاظ میں نقد کچھ یوں کرتے ہیں۔

الارحام کا عطف "بہ" کی "ہ" ضمیر پر ہے بایں معنی کہ "الارحام" کو حرف جار "ب" بالارحام کے بغیر ذکر کیا گیا جو کہ صحیح ہے۔ بہر حال بیضاوی کا قول "الارحام" کا عطف جار کے محل پر ہے۔ یہ **ضعیف ہے ضعیف** ہے۔ کیونکہ تواتر اس کے برعکس مروی ہے۔ تعجب ہے کہ بعض علماء عربیہ "اصمعی" کو قواعد نحویہ میں اصل کے طور پر لیتے ہیں اور اس سے استشہاد کرتے ہیں حالانکہ وہ ایسے بدویوں سے نقل کرتا ہے جو ایک دوسرے کی پشت پر بول وبراز کرتے ہیں۔ چاہیے تو یہ کہ امام حمزہ سے استشہاد کریں جو کہ امام القراء و امام النحو "کسائی" کا شاگرد ہے اور امام کسائی، اس امام جعفر صادق کے شاگرد ہیں جو نبی کریم ﷺ سے تواترا نقل کرتے ہیں۔ ان کا تو انکار بھی کسی نے نہیں کیا۔([55])

☆{ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ}([56]) کے تحت فرماتے ہیں

بیضاوی کا یہ قول کہ ابن کثیر یاء کے ضمہ اور میم کے کسرہ کے ساتھ **يُعمِهون** پڑھا ہے۔ یہ قول سراسر غلط ہے اور غیر صحیح ہے۔([57])

اس کے علاوہ "وقع سهواً فی البیضاوی هنا"([58])"قول البیضاوی غیر صحیح"([59])"والعجب علی الشیخ البیضاوی"([60])"وفی قول البیضاوی اشکال"([61]) جیسی عبارات عام ملتی ہیں۔

موازنۃ الجمالین بین حاشیتین {الجمل والصاوی}:۔

ویسے تو جلالین کے بہت سے حواشی و شروحات لکھی گئیں جیسا کہ ماقبل مذکور فہرستِ حواشی جلالین سے عیاں ہوتا ہے۔ لیکن ان میں سے حاشیہ جمل اور صاوی کو علماء کے ہاں خاصی مقبولیت حاصل ہے۔ انہی دو حواشی میں سے حاشیہ الجمل اور الصاوی سے جمالین لملا علی قاری کا موازنہ پیش خدمت ہے۔

قبل از موازنہ یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ ملا علی قاری، امام سیوطی کے شاگرد "الشیخ علی الجنانی" کے شاگرد ہیں([62]) اور بہ نسبت زمانہ اور کسب فیض میں جمل اور صاوی سے امام سیوطی کے زیادہ قریب ہیں۔ بایں طور کہ سن وفات کے اعتبار سے ملا علی قاری (1041ھ م) پہلے، الجمل (1204ھ م) دوسرے اور الصاوی (1241ھ م) تیسرے درجے پر ہیں۔ مستزاد یہ کہ حاشیہ الصاوی، حاشیہ الجمل کی تلخیص ہے بایں معنیٰ کہ امام جمل، امام صاوی کے استاد ہیں۔۔ حاشیہ صاوی کو تو محض نقلِ جمل اور جمع کہا جائے تو بعید نہ ہوگا۔ محض عبارات کا اختصار ہے یا اس کی تہذیب۔

☆ ملا علی قاری کا منہج دونوں حواشی سے بہت حد تک مختلف ہے۔ ملا علی قاری صرف انہی عبارات کی توضیح کرتے ہیں جو پیچیدہ اور حل طلب ہوں جبکہ جمل و صاوی تقریباً ہر ہر سیوطی کے لفظ کو موضوع بحث بناتے ہیں نیز آیات کی توضیح کے ساتھ ساتھ شان نزول، وقف کی بحث، قرآن میں موجود ہم مثل الفاظ کی تعداد کی بھرمار نظر آتی ہے۔

☆ملا علی قاری بھی اگرچہ اسلاف سے کثرت سے استشہاد کرتے ہیں لیکن اپنی رائے کا بھی خوب اظہار کرتے ہیں۔ساتھ ساتھ محل نظر چیز پر نقد و تبصرہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں جبکہ جمل و صاوی میں ان کی اپنی رائے نہ ہونے کے برابر ہے۔اسی طرح نقد و تبصرہ بھی شاذ و نادر ہی ہے۔مزید بر آں امام صاوی نقل کرتے وقت اقوال کو ان کے اصحاب سے منسلک کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتے۔ چیدہ چیدہ مقامات پر قائل کا ذکر کرتے ہیں جو کہ قابل حصار ہیں۔

☆ملا علی قاری صرف اسی لفظ کی اعراب و بناء پر بحث کرتے ہیں جس کی ضرورت ہو جبکہ جمل و صاوی پورے اہتمام کے ساتھ ہر ہر لفظ پر صرفی و نحوی بحث کرتے نظر آتے ہیں۔

☆ملا علی قاری کا موضوع محض کلام سیوطی ہے نہ کہ کلام اللہ جبکہ جمل و صاوی کلمات قرآنیہ کو بھی موضوع سخن بناتے ہیں۔

☆ملا علی قاری اپنے ماہر قاری ہونے کا بھرپور انداز میں اظہار کرتے دکھائی دیتے ہیں حتیٰ کہ سب سے زیادہ محاسبہ بیضاوی و زمخشری پر قراءت کے حوالے سے ہی دکھائی دیتا ہے۔مزید یہ کہ آپ قراءت کو مجوزہ قاریوں سے منسوب بھی کرتے ہیں جبکہ جمل و صاوی میں یہ سلسلہ بہت کم ہے۔

☆عبارات ملا علی قاری نہایت مختصر اور جامع ہیں برعکس جمل و صاوی کے کہ وہ بعض اوقات اتنی طویل عبارات کا ورود کرتے ہیں کہ اصل منشاء ہی فوت ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

☆اشتراکات میں دیکھیں تو تینوں حواشی ماثورہ اسلوب اپنائے ہوئے ہیں۔طرز استدلال بالاشعار اور استشہاد بالاشعار باہم ملتے ہیں۔(63)

خلاصہ بحث:۔

ملا علی قاری کا یہ علمی شاہکار "الجمالین للجلالین" اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ آپ علیہ الرحمۃ نہ صرف علوم حدیث میں مہارت تامہ رکھتے تھے بلکہ آپ قرآنیات میں بھی کمال حد تک ماہر تھے نیز آپ کا قرآنیات کے حوالے سے علمی ذخیرہ مدون نہ ہونے کی وجہ سے اہل ذوق کی نظروں سے اوجھل رہا ہے۔حاشیہ الجمالین تمام مباحث میں، مقابل حواشی میں بے نظیر و بے مثال ہے۔اس کا ہر صفحہ مثل بحر بے قراں ہے اور مع النقد متقدمین کی آراء تک پہنچنے کا جادہ ہے۔

تجاویز وسفارشات:۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ملا علی قاری کی دیگر تصانیفِ قرانیات کو رائج کیا جائے اور انکی قرآنی فکر کو پروان چڑھایا جائے۔ نیز آپ کے ماہر قرانیات ہونے کے حوالے سے جامعاتی سطح پر مقالہ جات وسیمینارز کا انعقاد کیا جائے تاکہ آپ کی شخصیت کا جو پہلو تشنہ رہ گیا ہے اس کو اجاگر کیا جاسکے۔

حوالہ جات وحواشی

([1])مولانا، شمس الدین، مقبولین شرح جلالین، کراچی، مکتبۃ العلم، ج1، ص،35

([2])الزرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، بیروت، دار العلم للملایین، 1422ھ، ج1، ص274،

([3])الرامفوری، ارشاد احمد، حاشیۃ الجلیلہ النافعہ علی تفسیر الجلالین، کراچی، مکتبہ غوثیہ، ج1، ص8

www.ilmedeen.com/cat/jamalain/183/%D8/D86)[4](

([5])عبد الملک عصامی شافعی 1111ھ م نے سمط النجوم العوالی والتوالی ص،394، ج4 میں ملا علی قاری کے والد کا نام ذکر کرتے ہوئے فقط سلطان پر اکتفاء کیا ہے۔ نیز ابوالفیض مرتضیٰ بلگرامی 1205ھ م نے تاج العروس من جواہر القاموس کے مقدمے ج1، ص3 اور شیخ عبد الحیء لکھنوی نے اپنی کتاب طرب الاماثل بتراجم الافاضل ص225 میں بھی اسی پر اکتفاء کیا ہے۔ عبد الحکیم چشتی نے اپنی تصنیف البضاعۃ المزجاۃ لمن یطالع المرقاۃ ص1 میں تصریح کی ہے کہ میں نے سندھ میں موجود مصحف مخطوط پر ملا علی قاری کی خطاطی میں علی بن سلطان محمد خود دیکھا ہے۔ اسی طرح تمام مطبوعات جو آستانہ، مصر اور ہند میں شائع ہوئیں ان پر بھی ایسے ہی ہے۔

([6])مزید دیکھیے الموسوعۃ العربیۃ العالمیۃ مادہ "ملا"

([7])دیکھیے اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب، مادہ "ملا"

([8])لکھنوی، عبد الحیء بن عبد الحلیم، التعلیقات السنیہ علی الفوائد البہیہ، کراچی، قدیمی کتب خانہ، ص8 / المحبی، محمد امین فضل اللہ، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، بیروت، المطبعۃ الوھبیہ، 1284ھ، ج3، ص185

([9])حموی، یاقوت بن عبد اللہ، معجم البلدان، بیروت، دار صاد، ج4، ص295

([10])حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبد اللہ، سلم الوصول الی طبقات الفحول، استنبول: مکتبہ ارسیکا، ۲۰۱۰، ج۲، ص: ۳۹۲

([11])دہلوی، عبد الحق، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، کراچی، الرحیم اکیڈمی، ص61

([12])حاجی خلیفہ، کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ج1، ص445، / الفہرس الشامل للتراث العربی الاسلامی المخطوط لعلوم القرآن ج2، ص664 / التعلیقات السنیہ، ج1، ص8

([13]) الجمل، سلیمان بن عمر، الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، مصر، مطبعۃ العامرہ الشرقیہ، 1304ھ، ج1، ص15 / الصاوی، احمد بن محمد، کراچی، قاسم پبلی کیشنز، ج1، ص44

([14]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص11

([15]) ایضا، ج1، ص15

([16]) ایضا، ج1، ص49

([17]) ایضا، ص123

([18]) ایضا، ص84

([19]) ایضا، ص33

([20]) ایضا، ص566

([21]) ایضاص55

([22]) البقرۃ:2/230

([23]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص65

([24]) البقرۃ:2/7

([25]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص17

([26]) البقرۃ:2/134

([27]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص357

([28]) المائدہ:5/24

([29]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص، 52، 65، 99، 110، 115، 118، 157، 178، 278

([30]) ایضاج1، ص67

([31]) مزید دیکھیں، الجمالین للجلالین ج1، ص 19، 26، 27، 270

([32]) ایضا، 149، 211، 189، 270

([33]) مزید دیکھیں، الجمالین للجلالین ج1، ص154، 26، 86، 260، 397، 265، 260، 65، 63، 54، 154، 16، 65،

([34]) مزید دیکھیں، الجمالین للجلالین ج541، 116، 123، 57، 214

[35]) مزید دیکھیں، الجمالین للجلالین ج1، 25، 27، 32، 53

([36]) مزید دیکھیں، الجمالین للجلالین ج1، 133، 129، 136

[37]) مزید دیکھیں، الجمالین للجلالین، ج1، 257، 274

([38] ا)لحج:37/22

([39]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج2، ص30

([40]) ایضا، ج2، ص519

([41]) ایضا، ج2، ص106

([42]) ایضا، ج1ص397

([43]) ایضا، ج2، ص521 مزید دیکھیں ج1، 39، 209، 369، 518، 496، 371

([44]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص16، 15

([45]) ایضا، ص15

([46]) البقرة:106/2

([47]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص34

([48]) الانعام:141/6

([49]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص264

([50]) الکھف:110/18

([51]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص517 / نقد وتبصرہ کے متعلق مزید دیکھیں، ج1، ص21، 129، 517، / جلد2، 164، 318، 523

([52]) البیضاوی، عبد اللہ بن عمر، تفسیر بیضاوی، کراچی: مکتبہ البشریٰ، 2010، ج۱، ص:102

([53]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص16

([54] ا)لمائدہ:1/5

([55]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص113

([56]) البقرة:15/2

([57]) قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، ج1، ص18

([58]) ایضا، ص154

([59]) ایضا، ص 354، 18، 86

([60]) ایضا، ص 397

([61]) ایضا، ص 512

(62) جمالین کے مقدمہ میں تصریح فرماتے ہیں مولاناو شیخ مشائخنا خاتمۃ المجتھدین الشیخ جلال الدین السیوطی / قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ ،مکتبہ رشیدیہ، ج 1، ص 11
/ مرقاۃ کے مقدمہ میں نام کیساتھ رقمطراز ہیں۔ قد حصل لی اجازۃ عامۃ ورخصۃ تامۃ من الشیخ علی الجنانی الشافعی، قد قال، قراتُ علیٰ جلال الدین السیوطی من الحدیث وغیرہ۔ / قاری، ملا علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، ملتان، مکتبہ امداد العلوم، ج 1، ص 2

(63) دیکھیے، الجمل، سلیمان بن عمر، الفتوحات الالٰہیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الخفیہ، مصر، مطبعۃ العامرہ الشرقیہ، 1304ھ، ج 1، ص 197، 92، 75، 38، 25، / الصاوی، احمد بن محمد، کراچی، قاسم پبلی کیشنز، ج 1، ص 201، 97، 73، 43، 22

English Reference:

(1) Maulana, Shamsuddin, Maqbolain shrah al-Jalalien, Karachi, Alilm Publishers,

(2) Al-Ziriqli, Khair-ud-din bin Mahmood, Al-alAlam, Beirut, Dar ilm limulain,

(3) Al-Ramafuri, Irshad Ahmed, Hashia Al-Jalilah Al-Nafa 'Ali Tafseer Al-Jallalin, Karachi, Ghausia publishers

(4)www.ilmedeen.com/cat/jamalain/183/%D8/D86

(5)Usami,abdul malik, Simt ul najoom alawali wa altwali, Berot, Dar ul kutub alilmiay/ Lakhnvi,Turb ul Amathil bitrajim il Afadil,Karachi,Qadeemi Publishers /chishti, Abdul Halem, albuda atul muzjat , Multan, imdadiya Publishers

(6) Al Mosoa Al Arabia Al Almiyah, Berot, International Insyclopedia ,

(7) Urdu Daira Muarif e Islamia,,Lahore, Jamia Punjab,

(8) Lucknow, Abdul Hai ibn Abdul Halim, Al-taleqat al-Sunniah Ala al-Fawaid al-Bahiyya, Karachi, Qademi Publishers, / al-Muhibi, Mohammad Amin Fazlullah, Khulasa tul Athar fi -A'yan al-Qarn al-Hadi asher, Beirut, al-Mutaba al-Wahbiya,

(9)Hamwai, Yaquat ibn Abdullah, Mujam al-Baladan, Beirut, Dar Saad,

(10)Haji Khalifa, Mustafa bin Abdullah, Sullam al Wasool ila tabqat al fahool, Istanbul: Arsika Publishers

(11) Dahlavi, Abdul Haq, Zad al-Mutaqin-fi-salok tareq alyaqen, Karachi, Al-Rahim Academy,

(12)Haji,Khalifa,Kash ful zannoon fi asami alkutum Wulfnun, Beirut, Daru ihya ul turas -al-Arabi,

(13) Al-Jamal, Sulaiman ibn Umar, Al-fatohat al-iLahihah Bi tozehi Tafseer al-Jallainen Lildqaq al-Hanafiya, Egypt, Press, Amra al-Sharqiya, / al-Saavi, Ahmad ibn Mohammed, Karachi, Qasim Publications.
(14) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers.
(15)Ibid
(16) Ibid
(17) Ibid
(18) Ibid
(19) Ibid
(20) Ibid
(21) Ibid
(22) Al baqara
(23) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers
(24)Al baqara
(25) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers
(26) Al baqara
(27) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers
(28)Al maida
(29) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers
(30)Ibid
(31)Ibid
(32) Ibid
(33) Ibid
(34) Ibid
(35) Ibid
(36) Ibid

(37) Ibid

(38) Al hajj

(39)) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers

(40)Ibid

(41) Ibid

(42) Ibid

(43) Ibid

(44) Ibid

(45) Ibid

(46) Al baqara

(47) Ibid

(48) Al anaam

(49) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers

(50) Al kahaf

(51) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers

(52) Al-Bizawi, Abdullah bin Omar, Tafseer Bezawi, Karachi: al-Bashri Publishers, 2010

(53) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers

(54) Almaida

(55) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers

(56)Al baqara

(57)) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers

(58)Ibid

(59) Ibid

(60) Ibid

(61) Ibid

(62) Ibid

(63) Qari, Ali ibn Sultan, Al-Jamalaen Liljalalien, Quetta, Rasheedia Publishers/ Mirqat ul mafateeh, Multan, imdad ul uloom.